U35939

28.12.07

Title – MASNAVI KIN FEEKOON

Creator – Abdur Razzaq Wafa.

Publisher – Gulzar Ahmadi Moradabad.

Date – 1910

Pages – 32.

Subjects – Urdu Masnaviyaat.

ان اللّٰہ علیٰ کل شیءٍ قدیر
الحمد للہ والمنہ کہ درین ایام مبارک انجام نسخہ کتاب
مثنوی گنج مکنون
مسمّٰی بہ
بحر حقیقت
۱۹۶۱
ن عبدالرزاق صاحب چشتی صابری قادری ہاسروی کے
محمد ولی اللہ انصاری نے مطبع گلزار احمد مراد آباد میں چھاپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مدح عشق

عشق رتبہ ہے ترا سب سے فزون
باعث ہر دو جہان کن فیکون

سب سے اول ہوئی شہرت تیری
کیا بیان ہو سکے رفعت تیری

من احببت خدا نے تہا کہا
تیرے اس رتبہ کا شاہد ہی خدا

نور احمد کا سبب تو ٹہرا
تو ہی تو باعث اظہار ہوا

باعث ارض و سما تو ہی ہوا
ماہ و خورشید نے رتبہ پایا

ہر نباتات و جمادات کی جان
تجہہ سے قایم ہے ہر اک کا ایمان

جوش پانی مین طپش آگ مین ہی
سوز مین ساز مین ہر راگ مین ہی

گل و بلبل کی ترانی تجہہ سے
ساری دنیا کی فغانی تجہہ سے

کیون نہ ممنون ہون انسان تیرے
تجہہ سے ہی پائے ہین رتبہ سارے

کیا ہون تجھہ سے کہ کیا ملتا ہے — تو وہ ہی جس سے خدا ملتا ہے

انبیا کیون نہ ہون تیرے مداح — پائی ہے سب نے تجھی سے تو فلاح

اولیا تیرے مدح خوان ٹھہرے — تجھہ سے ہی پائے ہین سب نے رتبے

تجھہ سے پاتے ہین کمال اہل کمال — ہی غرض توہی کمالون کا مآل

تجھہ سے مٹ جاتا ہی سب ننگ دوی — سامنے تیرے نہین آتی خودی

شمع مین سوز و جلن تیری ہے — سوز و پروانہ لگن تیری ہے

دین کا کام ہو یا دنیا کا — نہین چلتا ہے کبھی تیرے سوا

خام کارون سے تجھے کیا نسبت — پختہ کارون سے تجھے ہے الفت

سب سے کردیتا ہے تو لاپرواہ — خواہشون کو تو ہی کرتا ہے تباہ

نفس سفاک کا اوستاد ہے تو — سب شیاطینون کا جلاد ہے تو

جن و انسان ہین تجھپر شیدا — ہین تجھی پر تو ملائک بھی فدا

کسی صورت سے نہین ہی تجھہ بن — در احمد پہ رسائی ممکن

تیری ہر شے سے حقیقت ہی جدا — اور تیری سب سے شریعت ہی جدا

تیغ خونین بھی تیرا جلوہ ہے — دل عاشق کو کشش کرتا ہے

سنگ و آہن مین ہے نسبت تیری — کہربا کاہ مین وصلت تیری

تو زلیخا کا طرفدار بنا — حسن یوسف سر بازار بکا

تو نے موسیٰ کو طلبگار کیا — طور سینا کو جلا کر چھوڑا

دل احمد مین جو لی تو نے جا — تا بدرگاہ معلی پہنچا

مرتبہ تجھکو وہ حق نے بخشا — نہوا اور نہوگا تجھہ سا

علم پر ٹھیری فضیلت تیری — عقل پر ٹھیری حکومت تیری

تیری لذت کو جو پا جاتا ہے — سب لذائذ کو گنوا جاتا ہے

پڑ گیا جس پہ ہے تیرا سایہ — مرتبہ قرب کا اوس نے پایا

تیرے ملنے سے غنی ہوتے ہین — جان و مال اپنا سبھی کھوتے ہین

تیرے در تک جو رسائی ہو جائے — کام کی اوسکے کمائی ہو جائے

ہی مگر سخت بہت تیرا کمال — جان پر کھیلنا ہے جس کا مآل

جو دل و جان سے کرتے ہین تحصیل — وہی ہو جاتے ہین تیرے مقبول

تیری تعلیم و ہدایت ہی عجیب — تربیت کی ہے نرالی ترکیب

دبستان عشق کی تعلیم

پہلے بسم اللہ الف آہ کا ہے — یہ سبق پہلا تری چاہ کا ہے

پے سکھاتی ہے کہ ہو بے پرواہ
خواہشون پر پڑھے اِنّا لِلّٰہ

تے کی تعلیم تبھی اپنی
ثے سے ثروت ہی مٹانی ٹھہری

جیم سے جان کا کھونا ٹھہرا
جان کو کیجئے دلبر پہ فدا

حے سے کر حمد خداوند جہان
عاشقون کا ہے یہ دین و ایمان

خے سے خواہش کا مٹانا دل سے
دیکے دل ہاتھ اوٹھانا دل سے

دال کہتی ہے کہ در در پھر کر
نفس کو توڑیو گھر گھر پھر کر

ذال سکھلاتی ہے ذکر دلبر
تاکہ اس ذکر کا ہو دل پہ اثر

را ہے توڑنا رے کی تعلیم
چاہتی ہے یہ ہی پیر عقل سلیم

زے سے تعلیم ہے زاری کرنا
جوئے خون آنکھون سے جاری کرنا

سین دکھلائیگا کیا تجھے سین
سین یٰسین ہے پھر تسکین

شین سے شورش دل ہو موجود
ایسی شورش سے ملے ہے مقصود

صاد سے صبر کی ملتی ہے خبر
تاکہ شکوہ نہ کبھی ہو لب پر

ضاد تو ایک ضمیرِ دل ہے
جس کی فہمید بہت مشکل ہے

طوے سے طوماے بلا سر لینا
تاکہ آسان ہو سختی سہنا

ظوئے تجھے دیتی ہے اسطرح پتا
ظن بد پاس تو زنہار نجا

عین ہے عین عنایت اوسکی — عین ہے غوث غلامی جسکی
فے فنا کی تجھے تعلیم ملے — کاف کہتا ہے کہ کھونا ہستی
قاف قربانیٔ دل کا مفہوم — تا نہ جان دینے سے تو ہو مغموم
گاف گرویدۂ جانان ہونا — اوسکی ہی یاد میں جان کو کھونا
لام سمجھاتا ہے لاشے تو ہے — فکر کر اسمیں کہ کیا شے تو ہے
میم کہتا ہے مٹا دے ہستی — اپنی ہستی کی مٹا دے مستی
نون کہتا ہے کہ نفرت ہو تجھے — دین و دنیا سے نہ الفت ہو تجھے
واو بتلاتی ہے وحشت کا پتا — ہے یہ عشاق کی قسمت کا لکھا
ہائے ہوز سے ہوس کا کھونا — لام الف کہتا ہے لاشے ہونا
اور یے کہتی ہے سن او یارو — یار کی یاد سے غافل نہ رہو

دوسرا سبق

۱ الف اللہ ہے بہر آگاہ — آہ دل منہ سے نہ نکلی واللہ
۲ بے بتاتی ہے کہ بدنامی سے — تو بدل لے ایسی گمنامی سے
۳ جیم کہتی ہے کہ پرواہ نکر — جان دے پہلے تو سب سے بڑھ کر

۴ دل بدست آر یہہ ہے مطلب وال — پسندیدہ مطلوب یہ چال

۵ ہے یہ کہتی ہے کہ کہو ہوش ہواس — وصل دلدار کی رکہہ دل مین آس

۶ واو کہتا ہے کہ کہو وہم کو تو — ہو یقین عین یقین کی تجہے خو

۷ ز سے ہے زر دیں رخ کی تعلیم — ہے یہ عشاق کو یہان سے تسلیم

۸ حائے حطی کا یہ مطلب سمجہو — حق کہو حق سے ملو حق گو ہو

۹ طوئے بتاتی ہی کہ طرز دلدار — کر میری وضع پہ تو جان نثار

۱۰ یا یہ کہتی ہے کہ یاور تیرا — عشق مین ہو نہ برادر تیرا

۱۱ ہو کسی سے نہ کرم کی امید — کاف کرتا ہے یہ تجہکو تاکید

۱۲ لام سے لا کا اشارہ سمجہو — الف وصل کو الا سمجہو

۱۳ میم سے موت کو تسلیم کرو — دل عشاق نہ کچہہ بیم کرو

۱۴ ذات کی نون سکہاتا ہی نفی — دل عشاق ہی اثبات یہ ہی

۱۵ سین سی لگتی ہے یہان مہر سکوت — دم بدم رہتا ہے عاشق مبہوت

۱۶ عین سے ہے یہ عنایت کا سوال — جان دینے مین ہی عاشق کا وصال

۱۷ فے سکہاتی ہی کہ فرمان بردار — حکم دلدار کا رہ سب سے تکرار

۱۸ صاد سے صاف ہی مطلب یہ عیان — صاف کر دل کو نہ رکہہ وہم وگمان

قاف قربت کا ہی تسکین کے لیے | جان عشاق کی تحسین کے لیے

رے یہ کہتی ہے کہ بے رحموں سے | کوئی امید نہ ہرگز رکھیے

نفس شہوانی کو دی دل سے نکال | شین کا ہے یہ ہی عاشق سے سوال

فے یہ کہتی ہے کہ تدبیر نکرنا | رکھیے عشاق مقدر پہ نظر

سے سے ثابت قدمی ثابت ہے | تا نہ عشاق کی ہمت ٹوٹے

خے یہ کہتی ہے خریدار تیرا | ہے نہیں کوئی بھی دلبر کے سوا

ذال سے ذلت و خواری اپنی | نہ بھولنا کبھی زاری اپنی

ضواد سے ضبط کا مفہوم ہے صاف | کبھی عاشق نکرے لاف و گزاف

ظو بتاتی ہے تجھے یہ ہر بار | ظلمت کفر سے رہنا ہشیار

غین کہتا ہے کہ غواصیٔ عشق | تجھکو دکھلائیگی سودائے عشق

نان سلوک اپنا جو یوں طے کرلے | امتحان میں وہی پورا اترے

مدعا ہوگا اوسیکا حاصل | وہی مطلوب سے ہوگا واصل

جان و دل اپنا جو قربان کردی | وہی مطلوب کا محبوب بنے

عشق کی نیرنگی

ہے عجب عشق کی یہ نیرنگی | رنگ لانے لگی اب بے رنگی

اپنا اظہار جو منظور ہوا | نور محبوب کو کرکے پیدا

بزم ایک اوسکے لیے دی ترتیب | جسکی ہے سب سے نرالی ترکیب

تاکہ اوس بزم مین لاکر اوسکو | اپنا محبوب بناکر اوسکو

بزم مین لاکے یہ انداز کرے | یعنی وہ جلوہ گہے ناز سجے

ایسا محبوب کہ ہو لاثانی | ساری مخلوق کا ہووی جانی

بزم کا پہر تو یہ انداز کیا | یعنی اسطرح سے آغاز کیا

مخملی فرش زمرد کی رنگ | عقل رہجای جسے دیکھہ کے دنگ

شامیانہ ہو برنگ نیلم | تاہو نظر کی خاطر پہ الم

کرۂ آب کو ایجاد کیا | مادہ نشو و نما کا بخشا

ہوئی مخلوق سبک سیر ہوا | پہر فرحت کیا اسکو پیدا

ہوئی پہر آگ تجلی کی نمود | جسکی خلقت سے ہزارون مقصود

بزم کا رنگ جما کر اب | پہر تو اس بزم کو تزئین کیا

تزئین بزم

آج ہین صبح ازل کے آثار | رنگ دکھلائیگی کچھہ بادبہار

رنگ اب لائیگی کچھہ نیرنگی — عشق دکھلائیگا کچھہ نیرنگی

کنت کنزاً کے عیان ہون اسرار — کھل پڑین سارے خزانے اکبار

جلوۂ یار ہے منظور نظر — مے گلرنگ دے ساقی بھر کر

دی وہ مے جس سے ملے دہر کی خبر — عالم ایجاد ہو سب پیش نظر

عشق کچھہ رنگ دکھانیکو ہے — آج وہ پردہ اوٹھانیکو ہے

گلشن ایجاد ہوا چاہتا ہے — گل کوئی اور کھلا چاہتا ہے

دیکھنا پھول کھلینگے کیا کیا — رنگ ہویگا نرالا سب کا

اوسکو منظور ہے اظہار اپنا — جلوہ دکھلائیگا اب یار اپنا

الغرض عشق نے کی یہ تاثیر — عالم ایجاد کی کھینچی تصویر

نور سے اپنے کیا نور عیان — دیکھکر اوسکو ہوا خود قربان

پھر اوسے نور سے مخلوق کیا — آگ و پانی و ہوا کو پیدا

اور اسی نور سے عرش و کرسی — ساری مخلوق کی ایجاد ہوئی

کرکے پانی پہ زمین کو پیدا — رنگ پھر اوسمین نرالا رکھا

یہی بنیاد ہی گلشن کی — جس سے اظہار ہوئی نیرنگی

کہین پانی کی ہین نہرین جاری — کہین پھولون سے ہوئی گلکاری

ہین نباتات و جمادات کہین
ہین جواہر کہین فلزات کہین

چہچہون مین کہین مرغان چمن
چرتے ہین چوپایون سے ہر سو ہرن

لہلہاتا ہے کہین سبزہ زار
ہی کسی سمت درختون کا اوبہار

پہول کہلتے ہین ہوا چلتی ہی
شاخ پودون کی کہین پہلتی ہی

مخملی فرش ہی سبزی ہی کہین
دل پرندہ کو بہرتے ہی کہین

پہر ہر اک شئے مین ہزارون ہین اثر
ہان ایسی خاک سے بنتا ہی زر

اور ہر اک شئے مین ہین پنہان جوہر
عقل درکار ہے بہر نظر

اوسکے اسرار کہانتک ہون بیان
کام دیتی نہین ہے یہ میری زبان

ایک گنجینۂ اسرار ہی یہ
ہان کہان قابل گفتار ہے یہ

ہی یہ ایک طرفہ تماشا اوسکا
کہ ہر اک شئے مین ہی جلوہ اوسکا

اور یہ عشق کی یہ نیرنگی ہے
کہ ہر اک شئے کو اوسیکی ہی لگی

یاد اوس گل سے ہی بلبل رنجور
چشم نرگس ہی اوسی سی مخمور

شوق مین جسکی ہے ڈالی ڈالی
رخ گل پر ہے اوسی سے لالی

چشم نرگس بھی ہی محو دیدار
اوسکی سوسن کی زبان پر گفتار

داغ لالہ کے جگر مین اوسکا
ذرہ ذرہ ہی مداح خوان جسکا

شوق اوسکا یہ ہر ایک فرقین ہے
شوق سے اوسکی لب جو سبزہ
آیا دریا مین جو اوسکا ایک جوش
دیکھکر شمع مین جلوا اوسکا
عشق سے اوسکی ہی ہر شے سرشار
اب قلم سوئے فلک چلتا ہے
مختصر حال بیان کا تو لکھا
ساقیا مجھکو دے اک جام طہور
بزم عالم کے لیے ہے تا یہ ضرور
سات طبقون سے زمین کی ہی بنا
عرش و کرسی کیے اوسپر ایزاد
بے ستون اوسکو کیا مستحکم
فرق ہر ایک مین ہے کہ سون کا
طرفہ یہ سبکی ہے گردش بھی جدا
اور صفائی مین ہین بلور سے صاف

جوش ہر ذرہ اتنا شرقین ہے
یاد مین اوسکی ہے کلمہ پڑہتا
آتی ہر لہر سے آواز خروش
ہوتا پروانہ ہے سو جان سے فدا
ہے مگر دیدۂ بینا درکار
شوق گفتار مین وارفتہ ہے
اب قلم میرا سبک سیر ہوا
نظر آجاتے ہین نزدیک و دور
شامیانہ بھی سے لگے ایک پرنور
آسمان سات ہی طبقون مین ہوا
تھی نئی شان سے اوسکی ایجاد
اوسپہ طرہ کہ نہین ایک تھم
تو ستون تک کچھہ نہین ملتا ہی پتہ
اپنے محور پہ ہر ایک ہے پھرتا
ایک سے ایک زیادہ شفاف

اور کچھ اونہیں ستاروں کا ہجوم / نہوا جنکا تعین مفہوم

اور پھر اونکی ہے وہ گلکاری / عقل فہم سے جسکی آری

ہیں کچھ ثابت و سیارے ہیں / ماہ خورشید ہیں مہ پارے ہیں

وہ ہیں جنکی ہے روش کاہکشان / اور گلدستہ ثریا سے عیان

اونکے اوصاف بیان ہوں کیونکر / ہیں زمین والوں کی خاطر رہبر

اور ہیں سب کے مقامات جدا / ہے ہر اک وصف میں اپنے یکتا

ہے اثر اونکو خدا داد بلا / ایک سے ایک کا ہے ڈھنگ جدا

کچھ نظام فلکی ہے ایسا / آجتک جسکا نہیں عقدہ کھلا

دو قطب ایک جنوب ایک شمال / درمیان اوسکے فلک کی ہے چال

ہاں ہوئے سات ستارے معلوم / جسکی گردش ہوئی اب تک مفہوم

اونکی رفتار سے لاکھوں مقصود / ہیں زمین کے لیے لاکھوں بہبود

آسمان کو جو زمین سے نسبت / اور زمین کو بھی ہے اوس سے الفت

آفتاب ایک ہے ایسا تارا / ہے جہان جس نے کہ روشن سارا

اوسکا ہر فعل زمین کی بہبود / اوسکی خلقت ہے زمین کا مقصود

سارے سبزوں کی جو ہے نشو و نما / لطف و اکرام اسیکا ہے بڑا

ہر ثمر ہوتا ہے اوس سے پختہ
ہی عجب اوسکی حرارت کا اثر
وہ ہوا سوے فلک چڑھ چڑھ کر
شام ہوتی ہے سحر ہوتی ہی
سال اور ماہ کا ہی اوس سی شمار
ہین غرض اسکے ہزارون برکات
اور قمر اوس سے منور ہو کر
گرمی روز کو کرکے ٹھنڈا
اور لطافت مین ہی اپنی ایسا
ہی شب تار مین رہبر سب کا
تازگی پھول پھلون مین اس کی
گرمی خورشید کی مہ کی سردی
ہان اسیطرح سے ہراک تارا
اور شب تار مین لطیف منظر
اوسنے اوپر کی طرف عرش کی جاہ

اور تیار بھی رفتہ رفتہ
پانی اوڑتا ہے ہوا بن بنکر
پھر برستی ہے وہ پانی ہوکر
اوسکی گردش مین بسر ہوتی ہے
رات اور دن ہین اوسی کے [illegible]
ہے زمین کے لیے یہ آب حیات
شب کو دکھلاتا ہے اپنے جوہر
معتدل دیتا ہے ہر شے کو بنا
لطف ہوتا ہے دلون مین پیدا
چاندنی کہیت ہے گھر گھر اسکا
ہوتی فرحت ہے دلون کو جس سے
ہی ہزارون ہی فوائد سی بھری
پر فوائد سے ہے ہر سیارا
آسمانون مین نظر کی خاطر
ہی لقب تحفت [illegible]

یہین ہوتا ہے نزول احکام
یہین ہوتا ہے فرشتونکا قیام

ہے اوسی نور کا جلوہ سارا
ہے اوسی نور سے ان سبکی بنا

کر کے اسطرح سے گلشن پیدا
ہوا مقصود ہو جوبن پیدا

[illegible] امکان مین فصل بہار

ساقیا آئی ہے اب فصل بہار
کر گل سرخ سے مے کو تیار

جس سے پیدا ہو ہر دل مین امنگ
عقل ہو جائے جسے دیکھ کے دنگ

خود بخود پیدا ہان مضمون سرور
سیر گلزار ہے کرنا منظور رہا تھا

گلشن ایجاد مین آئی ہے بہار
قلب بے جان بنا جان اسرار

پھر لیا عالم اجسام کا ذکر
عالم ارواح کی سوجھی ہے فکر

قلب بے جان کی افسردہ ہے
جان نہو قلب مین تو مردہ ہے

باغ مین ہو نہ اگر فصل بہار
قلب بے جان ہے مردہ مین شمار

رنگ اور بو نہ اگر ہو گل مین
شور عشق ہو کب بلبل مین

شمع مین ہو نہ اگر حسن شرار
کیون کرے جان کو پروانہ نثار

اس نے عالم اجسام کی جان
جان اسیوجہ سے ہے شیر الشان

یون تو موجود تھی نورانی ساری
کیا تھی انسان کی ضرورت بھاری

پر یہان اور ہی کچھ ہے منظور
ہووے آراستہ ایک بزم سرور

خاک رونق ہو بنا گر دلدار
ہو جو گلزار نظر آوے خار

رونق بزم نہین بے دلدار
چاندنی دھوپ لگے ہے بے یار

اوسکی آمد کا کیا یون سامان
افضل الخلق بنایا انسان

احسن الخلق بنا کر اوسکو
اک جھلک اپنی دکھائی سبکو

کیا انسان کو مخلوق کی جان
حسن افزائے مکین اور مکان

ساری مخلوق کا سردار کیا
اور پھر محرم اسرار کیا

حضرت آدم و حوا کا ظہور
ہوا اسواسطے حق کو منظور

بزم امکان کی رونق ہو جاتے
بزم بھی لائق جانان بن جائے

گل ہین پھول کھلین وحدت کے
خار سب جائین یہ سب کثرت کے

ہر طرف یار کا چرچا ہووے
اک نیا روز تماشا ہووے

نئی مخلوق مین چہل پہل پیدا
نئی ہونے لگی اب نشو ونما

روز لیتا ہے زمانہ پلٹا
آج کچھ اور ہے کل اور ہوا

شیث و ادریس کی ہے بزم کبھی
کبھی محفل ہے سلیمان کی بھی

جن اور انس وحوش اور طیور
حکم بردار ہین نزدیک و دور

کبھی پانی کی ہوئی طغیانی
سارا عالم ہوا پانی پانی

اوسمین وہ نوح کی کشتی کا اوبہا
تہا نیا قدرت حق کا اظہار

پھر دوبارہ ہوا خلقت کا ظہور
پھر وہی بزم وہی عیش و سرور

ہی کہین حضرت موسیٰ کا جلال
آیا فرعونیون پہ غضب سے زوال

جلوۂ یار جو بیباک ہوا ہا ہا
طور جل بھن کے وہین خاک ہوا

دور عیسیٰ کی مسیحائی مین
ڈالدین مردہ تنون مین جانین

تہی غرض عالم امکان مین بہا
تھی عیان روز نئے کچھ اسرار

ہو چکی بزم کی سب تیاری
ہے فقط شاہ کی آمد باقی

ساقیا بھر کے دے اک جام بلور
اور وہ مے ہو جو ہو صاف و طہور

دونون عالم کی نظر آئے بہار
بزم امکان کے کھلین سب اسرار

چوم لے میرے قلم کو مضمون
جب مین اوس شاہ کی آمد لکھون

مرحبا مرحبا ادر اُفق علی
در و دیوار سے ہوئی پیدا

وجد مین آئین زمین اور زمان
ہوئین مضمون پہ دو عالم قربان

تشریف آوری حضور سرور عالم باعث ایجاد عالم صلی اللہ علیہ وسلم بزم امکانین

بزم امکان مین ہے آمد اوسکی
ہے تعین کی انہین سے تو بنا
لاتعین سے تعین ہوکر
ہوئی اس پردہ مین جب جلوہ گری
اپنا جلوہ تھا دکہانا منظور
فاحببت اسی کی ہے بنا
اب وہی نور محمدؐ بنکر
اپنا منظور ہے خود نظارہ
اپنا محبوب بنایا اونکو
سب سے اعلی کیا سب سے افضل
بزم امکان کو دیکر ترتیب
واہ کیا خوب یہ انداز کیا

دیتے آئے ہین خبر سب جسکی
عالم ایجاد انہین سے تو ہوا
رنگ بیرنگ ہوا جلوہ گرہ
عالم ایجاد کی بنیاد پڑی
کیا اسواسطے احمد کا ظہور
مظہر عشق وہی ہے تو ہوا
جلوہ گر ہوتا ہے انسان ہوکر
نام رکہا ہے محمدؐ پیارا
سارے عالم کو دکہایا اونکو
انبیا شرح مفصل ہین تو وہ ہین مجمل
جلوہ گر اوسکو کیا کہکے حبیب
پہر اوسے جلوہ گہہ ناز کیا

عرفا کہتے ہین قصہ ایسا
مین سُنے جسطرح سے اوپر کہا

اور جو کچھ عرفا کہتے ہین
راست کہتے ہین بجا کہتے ہین

اونکی تحقیق کا رتبہ ہے بلند
وہ دلائل کے نہین ہین پابند

اونکی تحقیق یقین تک پہنچی
نہ یقین عین یقین تک پہنچی

دیکھنے سُننے مین ہے فرق بڑا
دیکھنے سے نہین سُننا ہی سوا

ہان احادیث سے اور قران کے
اسکا اثبات ہی ہین وہ کرتے

اور ہین اہل ظواہر اوسپر
سب سے افضل ہے وہ سب سے برتر

افضلیت کے سبھی ہین قائل
اولیت پہ سبھی ہین مائل

ہے غرض عالم امکان کی جان
دل و جان اوسپہ نہ کیون ہو قربان

نہین محبوب خدا غیر خدا
ہان مگر چاہیئے چشم بینا

دوسرا رنگ دکھاتا ہون تمہین
عام حالت کو سُناتا ہون تمہین

او خبردار ہو ہوشیار ہو تم
آتے ہین شاہ عرب شاہ اُمم

سلطنت کفر ہوئی مستاصل
سجدے مین گرنے لگے لات ہبل

ختم ہے دور جلالی کا ظہور
اب ہے اظہار جمالی منظور

آمد ختم رسل سُن سُنکر
آج عالم مین خوشی ہے گھر گھر

گلشن دھر ہی پھولا و پھلا

سبہے ہر اک گل پہ خوشی سی لالی

سرو ہر قمریون کی ہے کو کو

ہر روش بلبلون کے نغمے ہزار

پے شکرانۂ رب غفار

اور سوسن کی زبان پر ہی ورد

اور نسیم سحری چل چلکر

قوت نامیہ اسدرجہ بڑہی

خشک برسون سے پڑا تھا سادا

آج جنگل کی جڑی اور بوٹی

جمع دریا نے کیئے بہر نثار

آج سے رحمت باری کا وفور

خشک سالی تھی جو برسون سے پڑی

اور جو برسون سے زمین تھی مردہ

پھول لانے لگی پہل لانے لگی

کھل کھلاتا ہے ہر ایک جا غنچا

جھومین ہین وجد مین ڈالی ڈالی

شور ہے صل علی کا ہر سو

اور ہر نغمے سے حق کا اظہار

گل شبو سے شہنا طیار

پے شکرانۂ احمد محمود

گل کھلاتی ہے خوشی مین بہر کر

پھول و پہل سرد مین بھی لانے لگی

آج وہ جوش مین لہرانے لگا

نظر آتی ہے ہری اور بھری

جو رشتہ ادرکے لاکھون انبار

بارش ابر ہے نزدیک و دور

آپ کے فیض سے وہ دور ہوئی

ہوگئی آج سر نو زندہ

پھر ہر اک سمت بہار آنے لگی

بت ٹھے اور برہین تھا ہر سمت فساد
آج صحرا کے وحوش اور طیور
نعرے کرتے ہین خوشی مین بھرکر
جن و انسان کی زبانون پہ درود
بجتے ہی صدق و صفا کی نوبت
کفر کی مٹ گئی وہ سب جہل با
جاکے شیطان پہاڑون مین چھپے
اور جبوت سے اوس سروسکے
آگ فارس کی بجھی جل جلکر
ہوی معبود عناصر کا فور
علم کا اپنے جنہین تہا دعوی
جنکو دعوے تھے شہنشاہی کے
ہوئی توحید کی وہ جلوہ گری
کلمہ توحید کا سب نے پڑہا
رحمت عام ہوی آپ کی ذات

کھو دڈالی گئی اوس کی بنیاد
آمد آمد کی خبر سے مسرور
ایک کو دوسرا دیتا ہے خبر
اور شکرانہ رب معبود
آئی محبوب خدا کی نوبت
قوم شیطان مین پڑی ہلچل
مٹگئی کاہنون کے سب دعوے
محل کسرا کے گرے کنگورے
خاک کا ڈہیر بنے جل بہنکر
واہ کیا شان ہے شان غیور
اپنی لاعلمی کا اقرار کیا
ہوے حاضر وہ غلامی کے لیے
کلمہ حق کو لگے پڑہنے سبہی
گبر و ترسا کوئی باقی نہ رہا
ذات سے اونکی ہزارون برکات

اپنے مولا سے جدا تھے بندے — نام حق سے بھی وہ آگاہ نہ تھے
جام توحید اچھوتا تھا ابھی — مئے عرفان سے بھی واقف نہ کوئی
اونکے مولا سے ملایا اون کو — جام توحید پلایا اون کو
کی وہ تعلیم کہ واللہ باللہ — نقش دل کردیا اللہ اللہ
بزم امکان مین ہوا جب وہ مکین — زینت کون ومکان یا تمکین
تھی جو مقصود دو عالم کی بنا — پہنچی تکمیل کو اللہ اللہ
نعت اوسکی لکھے منہہ کسکا ہی — جس کے اوصاف خدا لکھتا ہی

رمز حقیقت

ہے اوسی طرز کا مشتاق قلم — پھر دکھاتا ہے یہ رنگ عالم
دوسرے رنگ مین ہوکر مشغول — اب دکھلاتا ہے یہ وحدت کا پھول
ہو حقیقت کا بھی کچھ رنگ عیان — گرچہ پیچیدہ ہین اسرار نہان
ہی بہت اسکا سمجھنا مشکل — جب تلک ہے نہ عقل کامل
لاتعین ہے مقام تنزیہ — جسکی ممکن نہین کوئی تشبیہ
رنگ بے رنگیے مطلق ہی عیان — جلوہ ذات ہے یہ کون ومکان

رنگ مین آتی ہے جو بیرنگی
کشش عشق ہے سب مین مشہور
ہی ہراک ذرہ جو محو دیدار
نظر آتا ہے جو اچھا و برا
ہین عجب حکمت و اسرار اوسکے
اپنے موقع پہ برا ہے اچھا
ضد سے ہی قدر بڑے اچھے کی
سب اوسی سر تو ہین بہدی و مشکل
عقل کا کام یقین تک ہے
ہر گھڑی ساعت و پل مین ہر شے
ہان فنا کیسی ہے کیسا مرنا
روشِ عالم کو تغیر ہے لگا تار
بزم امکان بھی عجب ہے منظر
ہے بہت طول کہانی اسکی
بزم امکان کی جب منظر پر

روز آتی ہے نظر نیرنگی
ذوق بیرنگ سے سب ہین مجبور
ہی اتنا شرق کی اوسکو تکرار
ہے یہ سب حکمت و اسرار اوسکا
شفقت سے نہین خالی کوئی شے
بے محل ہونے سے اچھا ہے برا
گر نہو ضد تو نہو قدر اوسکی
عقل اس موقع پہ رہتی ہے خجل
کام دیتی نہین یہ اوسکے پرے
سوئے مرکز ہے روان پے در پے
سوئے محبوب ہی سب کا پہرنا
آج ہے اور تو کل اور ہوا
کیون نہووے کہ ہی کسکا مظہر
کہہ سکے اوسکو زبان ہی کسکی
مین نے ڈالی جو وفا ایک نظر

عہد کی بہشت و دوزخ کی بہشت

کچھ عجب ہم نے تماشہ دیکھا
نہ ہے ظاہر مین نہ کچھ باطن مین
ہے اگر نور مین شانِ عالی
نور مین نار مین جلوہ اوسکا
جلوہ گر جب ہوئی آکر وحدت
ورنہ وحدت نہین کثرت بھی جدا
ہستی عالم کی ہی اوس ہستی سے
تین درجے ہین تعین کے لیے
چار ہین اس کے سوا اور مقام
لاتعین کا مقام اوس سے پرے
ہی عروج اور نزول اوسکا نام
عام فہمید سے پرے باہر ہے
اپنی ہستی کو جو سمجھے انسان
نفس کے بھید کو جسنے سمجھا
کچھ عجب رنگ ہی اس عالم کا
کام دیتی نہین کچھ عقل و شعور

جلوہ گر آئی نظر شانِ خدا
ہی وہی رات مین وہی دن مین
نہین ظلمات بھی اوس سے خالی
جلوہ گر کوئی نہین اوسکے سوا
نام رکھا گیا اوسکا کثرت
ہی فقط نام کا انشا اللہ
نہین اوس ہستی سے خالی کوئی
ذات اور نام وصفات اوسکے لیے
ہوتی اوس وقت ہی تکمیل تمام
ہی تعین مین جو ہے اوس سے ورے
پھر ہے فہمید کے قابل یہ مقام
عام فہمید سے فہم اسکے پرے
اوسپہ کھل جاتا ہے یہ راز نہان
وہی ہو جاتا ہے عارف باللہ
سخت مشکل ہے سمجھنا جسکا
کیسی حکمت سے ہوا اوسکا ظہور

یہ ہی بہتر ہے اسے ختم کرون — اور قلم ہاتھ سے اپنے رکھدون
بس وہ خواب ہی خوشی بہتر — آگے بڑھنا ہے ادب سے باہر

خطاب سوئے احباب

دوستو میری نصیحت سن لو — میری گفتار پہ تم کان دہرو
تمکو اللہ نے کیا کیون پیدا — کس لیئے تمکو یہان ہے لایا
کس لیئے تمکو دیا عقل و شعور — کون سے کام پہ تم ہو معمور
ایک قطرے سے ہے خلقت تیری — جس کی بنیاد نہین ہے کچھ بھی
تجکو پھر جامۂ ہستی دیکر — اور دیا عقل کا تجھکو زیور
عقل دی فہم دی ادراک دیا — تجکو ہر طرح پہ چالاک کیا
ساری مخلوق سے ممتاز کیا — سب سے بڑھکر تیرا اعزاز کیا
اس سے مقصود ہی کیا خالق کا — فرض ہے اسکا سمجھنا تیرا
تو نہ سمجھے تو خطا ہے تیری — تیری نادانی پہ ہے دال یہی
تجھپہ احسان ہین بڑے خالق کے — ہے وہ نادان جو نہ اسکو سمجھے
مہربان تجھپہ ہے تیرا داور — جسکا کوئی نہین ہمتا ہمسر

اس سے کچھہ اور بھی بڑھکر سمجھو
کیا کس دور مین پیدا تجکو

تھی تمنا مین نبی او رمرسل
ہمکو اوس دور مین کر دی شامل

دور وہ دور نبی ہے جسکا
سب سے برتر ہوا جسکا رتبہ

شکر کی جا ہے محبو سمجھو
حال پر اپنے نظر کچھہ ڈالو

اور خلقت مین تمہاری یارو
ایک ودیعت ہے اگر تم سمجھو

اپنی اُلفت کو دیا دل مین چھپا
جسطرح آگ کو پتھر مین رکھا

عشق خلقت مین ہوا ہے مستور
ہے اسی کام پہ انسان معمور

عشق مین خالق اکبر کے جیے
یہ ہی مقصود ہے اس ہستی سے

اور اگر عشق عناصر مین پنہا
دور وہ خالق اکبر سے رہا تھا

ایسے جینے سے تو مرنا بہتر
ایسے انسان سے حیوان بہتر

عشق ہے عالم امکان کی بنا
ہے اسیواسطے انسان پیدا

عشق ہی سے تو نبی اور ولی
کرتے ہین اوسکی ودیعت پوری

گر نہو عشق تو انسان نہین
گر نہو عشق تو ایمان نہین

کُنت کنزاً کا یہ ہی ہی اسرار
تھی یہ ہی روز ازل کی تکرار

بار اسکا نہ کسی سے جو اوٹھا
دلو جان سے اوسے انسان نے لیا

ہوا محبوب خداوند جہان
ہوں سبھو عشق کرو عشق کرو
دو دو اس عشق مین ہستی اپنی
گر طلب ہو تو ہو دلبر کی طلب
دوستو مین نے یہ کچھ ہے کہا
آگے تم جانو سمجھ اپنی ہے
پھر سمجھ بوجھ کے یارو کرنا
ہو دلبر سے کہین محجوبی ہاہا
جان ہوتی نہین عاشق کو عزیز
ہے رضا یار کی منظور اوسے
ہو وے اوسکے لیے مرنا جینا
ہو جو محبوب مین عاشق کی فنا
ہی یہ عشاق کی معراج کمال
وسے وفا اب نہ کہانی کو طول
تو ہی کیا تیری حقیقت کیا ہے

سب سے افضل ہے اسی سے انسان
ہمیں الفت کو بہو خوب بہو
ہو اسی عشق سے ہستی اپنی
نہ کسی سے ہو غرض اور مطلب
سب سمجھ میری ہے جو کچھ کہ لکھا
کیجیو وہ جو سمجھ مین آوے
کیونکہ ایک روز ہے سب کو مرنا
نہین عشاق کی ایسین خوبی
عشق کھو دیتا ہے سب عقل و تمیز
جان جاوے تو بلا سے جاوے
ہان یونہین عمر بسر کر دینا
کیون نہ محبوب ہو عاشق اوسکا
جو رمعشوق کا یہ ہی ہے مآل
اپنی ہستی کی حقیقت کو نہ بھول
نہین معلوم تو کیا بکتا ہے

کون سے نشہ کا چھایا ہے خمار
کونسی مے سے ہوا تو سرشار

کہہ چکے تمکو جو کچھ کہنا تھا
ہوش مین آیئے چپ رہو ذرا

اور دعا کے لیے ہاتھون کو اوٹھا
کر خداوند جہان سے یہ دعا

مناجات بدرگاہِ قاضی الحاجات

اے خداوند جہان ربِ کریم
عام ہے رحم تیرا فیض عمیم

حمد مین تیری زمین اور زمان
سب نے کہولی ہے تسبیح زبان

آسمانون مین ملائک سارے
ہین ثناخوان و مدح خوان تیرے

تیرے ہی حکم سے یہ شمس و قمر
کرتے ہین جلوہ گری شام و سحر

تو ہی طالب بنا تو ہی مطلوب
تیری ہی باتین ہین غرض دونون خوب

ہان رہے حمد مین اے میرے خدا
سجدے کرتا چلون ہے مجکو مزا

رنگ و بو تیری نہوتی گل مین
شور ہوتا نہ دلِ بلبل مین

شمع مین ہو نہ اگر سوز تیرا
کسطرح ہو پروانہ فدا

کون مجنون ہوا کیسی لیلے
عشق اور حسن کا تہا یہ شہرا

کوہ کن کون تہا شیرین کیسی
کہان وامق تہا کہان عذرا تہی

تھی طلب گار زلیخا کس کی
سب تیرے جلوے تھے اسرار تیرے
زبان کہوئین تو سرگشتہ ہے
تیرا جو کوئی طلبگار ہے
کس سے ممکن ہے اگر تو چاہے
ہون اسیواسطے طالب تجھ سے
طالبوں میں ہو میرا نام رقم
گرچہ ممکن ہو ولیکن تجھ بن
ہین گنہگار ہون اچھا کہ برا
رحم تیرا ہے غضب سے بڑھکر
مجھ سے کچھ ہو نہین سکتا مولیٰ
تیری رحمت پہ نظر ہے میری
جس نے پایا ہے تجھی سے پایا
ہین بہت زار ہون مجبور ہون مین
نہ عبادت نہ ریاضت کی ہے

حسن یوسف کی تھی شہرت کیسی
ہے زبان کسکی جو کچھ بول سکے
چپ ہی رہنا ہمین بن پڑتا ہے
پہلے سر کاٹ کے اپنا رکھدی
جان دینا اوسے آسان ٹھہری
طے مرے مرحلہ کو تو کردے
غم نہو ہو جو میرا سر بھی قلم
نہین ہو سکتا ہے کچھ بھی ممکن
ہے یہ نسبت کہ ہون تیرا بندا
کیون نہو لطف کی بندے پہ نظر
رات و دن رہتا ہون بھولا بھٹکا
ہو عنایت کی نظر ایکبار بھی
بڑھ گیا سب سے ہی اوسکا پایا
اور اسی رنج سے رنجور ہون مین
نان جو کچھ کی ہے جہالت کی

اب تجھی سے تیرا طالب بنکر
دل مین پیدا ہو جو الفت تیری
اپنے محبوب کے صدقہ مین مجھے
دین کا طالب ہون نہ مین دنیا کا
تیرا طالب ہون طلب ہے تیری
اے مجیب تو نے دعا کو ہے کہا
التجا اور بھی ہے تھوڑی سی
اپنے محبوب کے سایہ مین مجھے
اوسکے ہی ساتھ ہو محشر مین میرا
کرون جسوقت کہ مین یان سے سفر
دیکھتے دیکھتے اونکا جلوہ
اٹھتی اونکا سجھکر مجھکو
اونکے بن کہین کر آرام ہو نہ
اونکی الفت تیری الفت ٹھیری
اونکی جبتک نہ محبت ہوگی

چاہتا ہون کہ کرم کر مجھپر
ساری مٹ جائیگی کلفت میری
اپنی رغبت دے مجھے الفت دے
نہ طلبگار ہون مین عقبے کا
اپنے طالب کی خبر لے جلدی
مدعا میرا ابھی کر دے پورا
عمر جتنی ہے بقیہ میری
تیری رحمت مجھے ہر آن رکھے
ہر مقامات پہ ہو ساتھ اونکا
اونکی صورت ہو میرے پیش نظر
روح ہو جائے میری تن سے جدا
مجھسے تکرار سوالات نہو
کہ نہین تجھکو یہان کچھ آلام
عشق اونکا تیری رحمت ٹھیرے
کب میسر تیری رحمت ہوگی

ہو محمد کی جو سرکار نصیب — پھر نہ کیون ہو تیرا دیدار نصیب

اونکا ملنا تیرا ملنا ٹھیرا — نہین محبوب خدا غیر خدا

اون سے ہی سب نے تجھے پہچانا — اپنا خالق ہے تجھے پہچانا

وہی مظہر ہوئے اس عالم کے — اون سے ہی پائے ہین سب نے تجھ

وحدت اور احدیت کے اسرار — کیا کہون ہی نہین جائے گفتار

منھ تلک آن کے رہجاتا ہے — کہ احد کیا ہے محمد کیا ہے

قدرتی مہر لگی ہے منھ پر — راز سربستہ کہلے پھر کیونکر

فرق احمد مین احد مین ہی کیا — ایک فقط میم کا ہی کچھ پردا

اسی پردہ سے ہین غلطان پہچان — جو سمجھتے نہین وہ ہین نادان

اسی پردہ سے ہے عالم کی بنا — یار اس پردہ سے ہی جلوہ نما

جسکی آنکھون سے یہ پردہ اوٹھا — نظر آنے لگا اوسکا جلوہ

دور ہوتی نہین آنکھون سے دوئی — ہو غلامی نہ اگر احمد کی تا

ای وفا کہتے تھے کیا کہنے لگے — کسطرف جاتے تھے کس پہونچے

بحر وحدت کا ٹھکانا کیا ہے — اوسکا ڈوبا بھی کہین اوچھلا ہے

دے خدا سبکو غلامی اوسکی — جسکی جبریل نے دربانی کی

یہ تمنا میری پوری کر دے
او سنکے در تک جو رسائی ہو جائے
ہو اوسی در پہ میرا کام تمام
بار عصیان سے سبک سر ہو کر
چلتے چلتے نہین روکتا ہے قلم
دل یہ کہتا ہے کہ کر شکر خدا
مین یہ کہتا ہون کہ کب ممکن ہی
وہ زبان بن کے جو گویا ہو قلم
ایک احسان ہو تو ہو شکر اوسکا
شکر اوسکا کوئی کس طرح کرے
میرے خالق نے مجھے انسان کیا
افضل الخلق بنا کر مجھکو
امتی احمد مرسل کا کیا
تھی تمنا مین اولعزم نبی
جسکا احمد ہے نبی مرسل

مدعا رسے میرا اوسکی بھر و
کام کی میرے کمائی ہو جائے
ہو یہ ہی میرے لیے نیک انجام
پہونچون دربار مین تیرے جا کر
کہ چلے آتے ہین مضمون پیہم
کہ بہت تجھپہ ہے احسان اوسکا
شکر خالق ہو ادا بندہ سے
نہین کرسکتا ہے ایک حرف قلم
اور جو احسان ہون گنتی سے سوا
شکر خالق ہو کہان عاجز سے
میری ہستی پہ یہ احسان کیا
جامہ ہستی کا پہنا کر مجھکو
ایک الله یہ رتبہ میرا
ہو شمار امتی اوسکی امت کی
ہوا جو ناسخ ادیان رسل

میرے مولیٰ تیرا احسان ہے بڑا
امتی مجکو محمد کا کیا

مین تھا ناچیز سب مجھے چیز کیا
کس زبان سے کرون مین شکر تیرا

عقل دی فہم دی ادراک دیا
تا کرون فہم مین اچھا برا

اور پھر اپنا طلبگار کیا
کس طلب کا مجھے رتبہ بخشا

ہوئی جب گرد تیری سر پر
ہوا اوسوقت بھی تو ہی یاور

علم بھی مجکو سکھا تو نے کیا
ایسی حالت مین بھی جاہل نرکھا

تھا مین مفلس مجھے زردار کیا
عیش و عشرت مجھے سب کچھ بخشا

مجکو اولاد دی گھربار دیا
نہ کسی وقت مین بیکار رکھا

ہوئین سب خواہشین میری پوری
کوئی خواہش بھی ادھوری نرہی

کیا جب اپنا طلبگار مجھے
دیا اک پیر مددگار مجھے

رہنما ایسی محبت والا
کر دیا جس نے مجھے متوالا

رمز و اسرار سے آگاہ جو تھا
اوسنے مجکو دیا رستہ پہ لگا

کر دیا عشق سے تیرے آگاہ
اور کہا ہے اسی رستہ مین پناہ

تھا ہر اک طرح سے کامل انسان
اوسپہ طرہ کہ تھا حافظ قرآن

نام تھا اوسکا علی ملکی حسین
کہ تھے وہ عاشق شاہ کونین

۱۔ اردو مشقی ۔

۲۔ گنتی ۔